Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ | 21- ستمبر 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 214 | ہفتہ 7 جمادی الاول - 1417ھ 21 تبوک 1375ہش 21 ستمبر 1996ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ابتلاء اسی واسطے آتے ہیں کہ صادق جدا ہو جائے اور کاذب جدا۔ خدا رحیم ہے مگر وہ غنی اور بے نیاز بھی ہے۔ جب انسان اپنے ایمان کو استقامت کے ساتھ مدد نہ دے۔ تو خدا تعالیٰ کی مدد بھی منقطع ہو جاتی ہے۔ بعض آدمی صرف اتنی سی بات سے دہریہ ہو جاتے ہیں کہ ان کا لڑکا مر گیا یا بیوی مر گئی یا رزق کی تنگی ہو گئی حالانکہ یہ ایک ابتلاء تھا جس میں پورا نکلتے تو انہیں اس سے بڑھ کر دیا جاتا اور رزق کی تنگی سے پراگندہ دل ہونا (صاحب ایمان) کا کام متقی کا شیوہ نہیں یہ جو ہے

پراگندہ روزی پراگندہ دل

کہتے ہیں۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ جو پراگندہ دل ہو وہ پراگندہ روزی رہتا ہے۔ اور اول تو صادقوں کے سوانح دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے خود اپنے تئیں پراگندہ روزی بنا لیا۔ کیونکہ حضرت ابوبکرؓ تاجر تھے۔ بڑے معزز' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر سب کو دشمن بنا لیا۔ کاروبار میں بھی فرق آگیا یہاں تک کہ اپنے شہر سے بھی نکلے۔ یہ بات خوب یاد رکھو کہ سچا تقویٰ ایسی چیز ہے جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں اور کل پراگندگیوں سے نجات ملتی ہے۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو خدا تعالیٰ پر تہمتیں دیتے ہیں۔ تمام انبیاء و راستبازوں کی گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ رحیم و کریم کوئی نہیں۔ انسان جو حد سے زیادہ تنگ ہو جاتا ہے تو اس کی اپنی ہی غلطی کا نتیجہ ہے۔ توکل میں کمی ہوتی ہے۔ صدق قدم نہیں ہوتا۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 445)

بچوں کے پروگراموں کے بارے میں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا تازہ ارشاد)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے 96-8-28 کو جرمنی میں بچوں سے ملاقات میں ایک بچے کی تقریر پر فرمایا:-

"یہ جو سکولوں میں مقابلے ہوتے ہیں نا تقریری مقابلے یا کالجوں میں ان میں اس طرح رٹاتے ہیں اور یہ سٹائل وہاں سکھاتے ہیں یہ بالکل مصنوعی طریقہ ہے۔

جماعت احمدیہ میں یہ رائج نہیں ہے کیونکہ اس سے ایک فرضی آں آں آں اوپر نیچے ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور صرف ایک سٹائل ہے۔ جان نہیں پڑتی بات میں۔ احمدیوں کا طریقہ مختلف ہے۔ ہم بات چیت اس طرح کرتے ہیں جیسے کی جاتی ہے۔ سمجھا کر بات کرتے ہیں۔

...... اپنے طریقے کو بدلو اور میں نے لندن میں جو بچوں کی کلاس لی اس میں واضح ہدایت دی تھی کہ آئندہ سے بچے اپنے ماں باپ سے یا علماء سے مدد لیں ان سے مضمون تیار کروائیں لیکن لکھیں خود بخود۔ ٹوٹا پھوٹا جیسا بھی ہے اپنے ہاتھ کا اپنی طرز کا لکھا ہوا ہو۔ اور پڑھیں بھی پھر اپنی طرز میں سمجھا سمجھا کر۔ لندن میں ایسے بہت سے اچھے بچے اور بچیاں تیار ہو گئے ہیں وہ کوئی مصنوعی طرز نہیں کرتے لیکن بہترین ڈلیوری ہے ان کی۔

چھوٹے چھوٹے بچے جو ہیں وہ مضمون ماں باپ سے سمجھ کر یا بڑوں سے یا دوسروں سے خود لکھتے ہیں اور سمجھا کر پڑھتے ہیں"

چلڈرن کلاس جرمنی مورخہ 28- اگست 1996ء

(براہ کرم آئندہ بچوں کے پروگراموں میں اس امر کا خاص خیال رکھا جائے۔

ولادت

○ مکرم چوہدری لطیف احمد کاہلوں صاحب ناظم تشخیص جائیداد صدر انجمن احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔

4- ستمبر 1996ء کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو پہلا پوتا دیا ہے نام حسان فاروق تجویز ہوا ہے۔ نومولود عزیزم نفیس احمد ایم ایس سی جو میرے بڑے بیٹے ہیں کا بیٹا ہے۔ اور چوہدری مقصود احمد صاحب 219/RB ملیانوالہ ضلع فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ بچے کی بابرکت زندگی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ابدی خوشحالی اللہ تعالیٰ کی معرفت سے وابستہ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

انسان کی ابدی خوشحالی کا تعلق اللہ تعالیٰ کی معرفت کے ساتھ ہے جب انسان کو اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل ہو جاتا ہے یعنی اسے یہ پتہ لگ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس قسم کی ہستی ہے اور وہ کن صفات کی مالک ہے کلام الٰہی نے صفات الٰہیہ کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت اس کی مخلوق کو اپنے گھیرے میں لئے ہوئے ہے اور کس طرح اس کی وسیع رحمت ہر چیز پر حاوی ہے کس طرح اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے ہر حصہ کے حقوق کی تعیین کرتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے اور کس طرح اس نے انسان کے علاوہ اپنی مخلوق کو انسان کا خادم بنا رکھا ہے کس طرح اللہ تعالیٰ کی رحمتیں انسان پر نازل ہوتیں ہیں اور کس طرح ان رحمتوں کے بعد انسان اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات سے آشنا ہوتا ہے کس طرح اس معرفت کے بعد انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے اور اس کی عظمت کو دیکھ کر انسان کا دل لرزاں و ترساں ہو کر اللہ تعالیٰ طرف جھکتا ہے اس خوف سے نہیں کہ وہ کوئی ڈراؤنی چیز ہے بلکہ اس خوف سے کہ اپنی

باقی صفحہ 7 پر

دار القضاء کے فون نمبر کی تبدیلی

دار القضاء ربوہ کا ٹیلی فون نمبر 362 کی بجائے اب 212919 ہو گیا ہے۔ احباب کرام نوٹ فرمالیں۔

(ناظم دار القضاء)

تم اپنی نفسانیت ہر پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

21- تبوک 1375 ہش 21 - ستمبر 1996ء

مشعلِ راہ

○ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

جو خط آتا ہے میں اسے پڑھ کر اس وقت تک ہاتھ سے نہیں دیتا جب تک دعا نہ کرلوں۔ کہ شائد موقعہ نہ ملے۔ یا یاد نہ رہے مگر دعا دو قسم کی ہے۔ جو اس کوچہ میں داخل ہووے وہی خوب سمجھتا ہے۔ ایک معمولی' ایک شدت توجہ سے۔ اور یہ آخری صورت ہر دعا میں میسر نہیں آتی۔ سوز اور قلق کا پیدا ہونا اپنے اختیار میں نہیں۔ کوئی مخلص ہو تو اس کے لئے خود ہی دعا کرنے کو جی چاہتا ہے۔ یوں تو ہر ایک شخص جو ہماری جماعت میں شامل ہے اس کے لئے ہم دعا کرتے ہیں مگر مذکورہ بالا حالت ہر ایک کے لئے میسر نہیں آتی۔ یہ اختیاری بات نہیں۔ پس جسے جوش دلانا ہو وہ زیادہ قرب حاصل کرے۔ دعا دو قسم کی ہے ایک تو معمولی طور سے۔ دوئم وہ جب انسان اسے انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ پس یہی دعا حقیقی معنوں میں دعا کہلاتی ہے۔

انسان کو چاہئے کہ کسی مشکل پڑنے کے بغیر بھی دعا کرتا رہے کیونکہ اسے کیا معلوم کہ خدا تعالیٰ کے کیا ارادے ہیں۔ اور کل کیا ہونے والا ہے۔ پس پہلے سے دعا کرو تا بچائے جاؤ۔ بعض وقت بلا اس طور پر آتی ہے کہ انسان دعا کی مہلت ہی نہیں پاتا۔ پس پہلے اگر دعا کر رکھی ہو تو اس آڑے وقت میں کام آتی ہے۔"

○ نیز فرماتے ہیں:-

○ "دیکھو پانی کو کیسا ہی گرم کیا جائے ایسا سخت گرم کیا جائے کہ جس چیز پر ڈالیں وہ چیز جل بھی جائے۔ پھر بھی اگر اس کو آگ پر ڈالو تو وہ آگ کو بجھا دے گا۔ کیونکہ اس میں خدا تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھ دی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دیوے۔ ایسا ہی انسان کیسا ہی گناہ میں ملوث ہو اور کیسا ہی بدکاری میں غرق ہو پھر بھی اس میں یہ طاقت موجود ہے کہ وہ معاصی کی آگ کو بجھا سکتا ہے۔ اگر یہ بات انسان میں نہ ہوتی تو پھر وہ مکلف نہ ہوتا۔ بلکہ پیغمبرؑ رسول کا آنا بھی پھر غیر ضروری ہوتا۔ مگر دراصل فطرت انسانی پاک ہے اور جیسا کہ جسم کے لئے بھوک اور پیاس ہے تو کھانا اور پینا بھی آخر میسر آجاتا ہے انسان کے واسطے دم لینے کے واسطے ہوا کی ضرورت ہے تو وہ موجود ہے اور جسم کے لئے جس قدر سامان ضروری ہیں جب کہ وہ سب مہیا کر دیئے جاتے ہیں تو پھر روح کے واسطے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ کیوں مہیا نہ ہوں گی۔ خدا تعالیٰ رحیم 'غفور' اور ستار ہے۔"

○ نیز فرمایا:-

"جب لوگ حد سے زیادہ دنیا میں دل لگاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے بے پرواہی اختیار کرتے ہیں تو انہیں متنبہ کرنے کے لئے عذاب نازل ہوتا ہے۔ دیکھو طاعون کیسی تباہی ڈال رہی ہے۔ ایک کو دفن کر کے آتے ہیں تو دوسرا جنازہ تیار ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ بت پرستی' انسان پرستی' مخلوق پرستی' کی سزا آخرت میں ہے مگر شوخیوں' بد معاشیوں' ظلم و تعدی' غفلت' اور اہل حق کو ستانے اور دکھ دینے کی سزا اسی دنیا میں دی جاتی ہے۔ نوحؑ کے وقت جو عذاب آیا اگر خدا تعالیٰ کے رسول کو نہ ستاتے تو وہ عذاب نہ آتا۔ یہ شوخی پر اس لئے عذاب آتا ہے کہ "ایک چور دوسرا چتر" دنیا دار المکافات نہیں اس میں دست بدست سزا صرف اسے ملتی ہے جو بد معاشی کرے۔ جو شرافت کے ساتھ گناہ میں گرفتار ہو تو اس کی سزا آخرت میں ہے۔

هوشمندی کا یہ تقاضا ہے
سوچ کر ہر قدم اٹھائیں ہم
غیر جو کچھ کرے' کرے لیکن
چال میں غیر کی نہ آئیں ہم

ابو الاقبال

○

مسکرانا تو بہت آساں ہے رونا سیکھ لے
ادھ کھلی اور جاگتی آنکھوں سے سونا سیکھ لے

لوگ اپنی رہ گذر میں پھول اگاتے ہیں مگر
پیار کر کانٹوں سے تُو' کانٹوں کا بونا سیکھ لے

ظلمتوں پر ظلمتیں وارد ہوئی ہیں روح پر
شام سے شب' اور شب سے صبح ہونا سیکھ لے

ڈوبتے سورج کو کب تک دیکھتا رہ جائے گا
روشنی کو روح میں اپنی سمونا سیکھ لے

چاند تارے اپنی جیبوں میں لئے پھرتے ہیں لوگ
تُو تہی دستی میں بھی زردار ہونا سیکھ لے

مصر کے بازار میں بیچیں گے تجھ کو تیرے دوست
غم نہ کھا' ہوتے ہوئے بھی کچھ نہ ہونا سیکھ لے

لوگ جو کچھ بھی سمجھتے ہیں سمجھنے دے نسیم
تُو بس اتنا کر' کہ دامن کو بھگونا سیکھ لے

3-8-85 نسیم سیفی

اعلان گمشدگی

○ خاکسار کا بیٹا عزیزم رحمت علی گزشتہ دو ماہ سے لاپتہ ہے اس کا دماغی توازن ٹھیک نہیں ہے۔ رحمت علی نے داڑھی رکھی ہوئی ہے شلوار قمیض پہنی ہوئی ہے لنگڑا کر چلتا ہے۔ جس دوست کو ملے خاکسار کو اطلاع دیں

احمد علی سکنہ لولہ شریف
براستہ کانڈیوال تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

طلبہ کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بآمد کے طور پر ہے اس کے اخراجات، عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امدادِ طلبہ مخیّر احباب کی اعانت کا محتاج ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم بایں وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلبہ ہے۔ براہِ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

(نظارت تعلیم)

نادار و یتیم بچوں کی تعلیم کیلئے
شعبہ امداد طلبہ کیلئے عطایا

شعبہ امداد طلبہ مستحق، نادار اور یتیم

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا شیخ مبارک احمد- واشنگٹن امریکہ

حضرت حافظ حامد علی صاحب

کے متعلق مزید کچھ

روزنامہ الفضل کا تازہ پیکٹ اس ہفتہ ملا- چودہ جولائی 1996ء کا پرچہ بھی اس میں شامل تھا- اس پرچہ میں حضرت حافظ حامد علی کے ذکر خیر کے تعلق میں ایک مختصر نوٹ شائع ہوا ہے- جو ایمان افروز بھی ہے اور حضرت بانی سلسلہ کی اپنے مخلصین سے شفقت خاص کا مظہر بھی ہے- حضرت حافظ حامد علی کے بارہ میں خاکسار کے والد بزرگ وار حضرت شیخ محمد دین صاحب نے اپنی کاپی میں خود نوشت حالات کی تفصیل دیتے ہوئے حضرت حافظ صاحب کا ذکر بھی خاص انداز سے کیا ہے- حسن اتفاق سے والد صاحب کی یہ کاپی آجکل میرے پاس ہے- الفضل کے نوٹ پڑھنے کے بعد تحریک ہوئی کہ والد صاحب کے تحریر کردہ ذکر کو بھی قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کیا جائے-

خاکسار کے والد 1918ء میں قادیان نقل مکانی کر کے آ گئے تھے- اور جن خاص بزرگوں سے خاص تعلق اور رابطہ تھا- اور ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا تھا ان میں حضرت حافظ حامد علی صاحب کے ساتھ خاص عزت و پیار کا تعلق تھا- حضرت حافظ حامد علی صاحب جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پرانے رفیق تھے اور آپ کی خدمت میں مگن میری ان سے بہت محبت ہو گئی تھی اور میں اکثر ان کے پاس بیٹھا کرتا تھا- ایک دفعہ دوران گفتگو انہوں نے سنایا کہ جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ شادی کر کے دہلی سے حضرت اماں جان کا رخصتانہ لے کر آئے تو اس کے دوسرے دن حضرت حافظ صاحب نے حضرت بانی سلسلہ سے بازید چک اپنے گاؤں جانے کی اجازت طلب کی- حضرت صاحب نے اجازت دی اور فرمایا "میاں حامد علی ہمیں ایک سخت مشکل پیش ہے- تم ہمارے لئے دعا کرتے جانا راستہ کی دعا قبول ہوتی ہے- خدا تعالیٰ ہماری مشکل حل فرمائے حضرت حافظ صاحب نے بیان کیا جب حضرت صاحب سے رخصت ہو کر اپنے گاؤں کی طرف روانہ ہوا تو حضرت صاحب کے لئے دعا کرتا چلا گیا- جب میں تتلے والی نہر کے قریب پہنچا تو مجھے آواز آئی کہ حضرت بانی سلسلہ کو یہ مشکل درپیش ہے اور اس کا علاج بھی ان کو بتایا گیا ہے- چنانچہ جب میں اپنے گاؤں سے ہو کر واپس آیا اور حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو یہ واقعہ سنایا کہ آپ کو یہ مشکل درپیش ہے اور آپ کو خدا تعالیٰ نے اس کا علاج بھی بتا دیا ہے اس پر حضرت بانی سلسلہ نے اس کی تصدیق کی اور فرمایا یہ درست ہے-

ایک اور واقعہ حضرت حافظ حامد علی صاحب نے یہ بھی سنایا کہ دعویٰ سے قبل کی بات ہے کہ وڈالہ بانگر کے قریب کے کسی گاؤں میں دو زمینداروں کا کوئی جھگڑا تھا- اس جھگڑے کو نپٹانے کے لئے اور اپنی فصل گیہوں کی کٹوت کی درخواست کی تھی اس وقت اس سال کے تحصیلدار نے حضرت بانی سلسلہ کو ان کے درمیان فیصلہ کرانے کے لئے کہا اور وہاں جانے کی درخواست کی تھی- میرے والد محترم حضرت شیخ محمد دین صاحب نے اپنی ڈائری میں یہ واقعہ حضرت حافظ حامد علی کے حوالے سے یوں درج کیا ہے-

"چنانچہ ایک روز صبح آپ نے اپنے لئے اور میرے لئے گھر سے روٹی پکوا کر سفید لٹھا کی چادر میں روٹیاں باندھ لیں اور گھوڑی لے کر قادیان سے روانہ ہوئے- چنانچہ مجھے بڑے اصرار کے ساتھ گھوڑی پر سوار کرالیا اور آپ گھوڑی کے آگے آگے روانہ ہوئے اور جو روٹیاں چادر میں باندھی تھیں وہ چادر اپنے کندھے پر رکھ لی-

چنانچہ میں راستہ میں بڑا اصرار کرتا آیا کہ اب تو آپ گھوڑی پر بیٹھ جائیں مگر نہ بیٹھے-"

حضرت حافظ حامد علی صاحب نے بیان کیا کہ جب وڈالہ بانگر کے قریب پہنچے تو حضرت صاحب کو پیشاب کی حاجت ہوئی- مجھے مٹی کا ڈھیلہ لانے کے لئے ارشاد فرمایا میں نے قریب کی کسی دیوار سے ڈھیلہ توڑ کر دیا- تو آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ ڈھیلہ کہاں سے لائے تو حافظ صاحب نے عرض کیا فلاں دیوار سے اکھیڑ کر لایا ہوں- حضرت صاحب نے فرمایا یہ ڈھیلہ وہیں جا کر رکھ دو- اور زمین میں سے لا کر دو- چنانچہ میں نے زمین سے ڈھیلہ لا کر دیا- یہ حضرت بانی سلسلہ کے دعویٰ سے قبل کا واقعہ ہے- ایک دفعہ حضرت حافظ حامد علی صاحب نے ایک اور واقعہ بھی بتایا- والد صاحب نے ان کا بتایا ہوا یہ واقعہ بھی اپنی کاپی میں لکھا ہے کہ حضرت حافظ صاحب جب حضرت صاحب کی خدمت میں رہتے ہوئے اور کام کرتے ہوئے بیمار ہو گئے- تو فرمایا "حامد علی تم لنگر خانہ میں اب رہا کرو- اور وہاں کھایا پیا کرو- چنانچہ لنگر خانہ میں رہنے اور وہاں کھانے پینے سے میری صحت ٹھیک ہو گئی-" حضرت حافظ حامد علی صاحب نے ایک دفعہ حضرت والد صاحب کو یہ بتایا کہ میاں نجم الدین صاحب بھیروی لنگر خانہ کے منتظم تھے- ایک دفعہ میاں نجم الدین صاحب حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا- لنگر خانہ کی ضروریات کے لئے آٹا وغیرہ کی خرید کے لئے کچھ روپیہ عنایت فرماویں- تو حضرت صاحب نے فرمایا "اس وقت میرے پاس کوئی روپیہ نہیں- جس خدا کے مہمان ہیں اور جن کے لئے یہ لنگر ہے- وہ خود انتظام فرمائے گا- اس پر میاں نجم الدین صاحب واپس آ گئے- تھوڑی دیر کے بعد ایک پھٹے پرانے کپڑوں والا ایک شخص حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا- اندر اطلاع کی- آپ باہر تشریف لائے- اس نے آپ کے ہاتھ میں ایک گٹھڑی کپڑوں میں روپوں کی باندھی ہوئی دیدی اور خود چلا گیا- جب حضرت صاحب نے وہ گٹھڑی کھولی تو کافی روپیہ اس میں تھا- حضرت صاحب نے اندر سے واپس آ کر اس شخص کو بلوانے اور پتہ لگانے کی کوشش کی- مگر وہ نہ ملا- میاں نجم الدین صاحب کو حضرت صاحب نے بلوا کر وہ سب روپے انہیں دے دیئے-

ایک واقعہ حضرت حافظ حامد علی صاحب نے والد صاحب کو یہ بھی سنایا کہ ایک دفعہ حضرت اماں جان نے جب حضرت صاحب کھانا کھانے لگے تو عرض کیا- کہ آج سالن اچھا نہیں بنا- تو حضرت بانی سلسلہ نے جب اس سالن کو کھایا تو فرمانے لگے "یہ لازمہ تو بہت اچھا ہے- بہت اچھا ہے"

ایک دفعہ حضرت حافظ حامد علی صاحب نے بیان کیا- والد صاحب لکھتے ہیں کہ میاں نجم الدین صاحب جو لنگر خانہ کے منتظم ہوتے تھے- مہمانوں کو کھانا کھلانے کے بعد دال یا گوشت جو پکا ہوتا تھا- روٹیوں کا تھبہ لے کر بیت اقصیٰ اور بیت مبارک وغیرہ جگہوں پر عشاء کے بعد جاتے اور آواز دیتے کہ کسی نے روٹی کھانی ہو تو مجھ سے لے لو- چنانچہ ان کا یہی معمول اپنی ملازمت کے دوران رہا" اور یہ بھی حضرت حافظ صاحب فرماتے کہ ہر عید کے موقع پر مجھے لنگر خانہ سے اپنے سارے گھر کے آدمیوں کے لئے پلاؤ ملتا تھا-"

حضرت والد صاحب نے یہ واقعات لکھ کر ان بزرگوں سے اپنے پیار و خلوص کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے "میرے دل میں حضرت حافظ حامد علی کی بڑی عزت اور محبت تھی- اور میاں نجم الدین صاحب کی حسن خدمات لنگر خانہ کی وجہ سے ان کے لئے بھی خاص عزت اور محبت تھی- یہی وجہ ہے کہ میں ان کے لئے درجات کی بلندی کے لئے آخر شب کی عبادت میں دعا کرتا رہتا ہوں"-

اس عاجز کو بھی حضرت صاحب کے اس قدیمی- پیارے رفیق اور خدمت گزار کے ملنے دیکھنے اور پاس بیٹھنے کی توفیق ملتی رہی- (سب تعریف اللہ کے لئے ہے)-

خدا کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہئے-
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ایک اچھی بات

راحت اور رنج دونوں گزر جاتے ہیں لیکن دین ایک ایسی چیز ہے کہ اس پر چل کر انسان خدا تعالیٰ کو راضی کر لیتا ہے

ہماری تاریخ

مولانا شیخ نصیر الدین احمد ایم- اے- بی- ایس- سی- بی- ٹی شاہد جے- ڈی (جرنلزم) جب 1959ء میں نائیجیریا سے تبدیل ہو کر سیرالیون تشریف لے گئے تو آپ نے جاتے ہی بو میں ایک سیکنڈری سکول کا آغاز کر دیا- یہ سکول ایک چھوٹے سے کمرے میں کھولا گیا تھا اور چند ایک لڑکوں اور لڑکیوں کو اس کے پہلے طالب علم ہونے کا فخر حاصل ہوا- اب سیرالیون میں تقریباً بیس سیکنڈری سکول موجود ہیں- دراصل مولانا شیخ نصیر الدین احمد نائیجیریا تشریف لے گئے تو وہاں سیکنڈری سکول کھولنے کے لئے محکمہ تعلیم کی طرف سے یہ شرط عائد کی جاچکی تھی کہ پرنسپل کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک سال کسی سیکنڈری سکول میں پڑھا چکا ہو- چونکہ ان دنوں نائیجیریا میں سیکنڈری سکول کھولنے کی کوشش کی جارہی تھی اس لئے شیخ نصیر الدین صاحب کو ایک سکول میں متعین کروا دیا گیا- یہ سکول وہاں کی مسلم سوسائٹی ینگ انصار الدین کا سکول تھا- اور اس کے پرنسپل مسٹر وائی- اے- باشوروں احمدیہ جماعت کے اچھے خاصے دوست تھے- مولانا شیخ نصیر الدین نے ایک سال تک اس سکول میں پڑھایا اور جب وہاں سے فارغ ہونے کا وقت آیا تو آپ کی سیرالیون تبدیلی ہو گئی- 17- دسمبر 1959ء کو انصار الدین کے اس سیکنڈری سکول کی تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی جس پر پرنسپل باشوروں نے اپنی رپورٹ میں اس بات کا ذکر کیا کہ ہمارے ہاں عربی اور دینیات کے لئے چیف احمدیہ مشنری نے مولوی این- ڈی- احمد کو بطور استاد کے بھیجا تھا- اگرچہ انہوں نے ہمارے ساتھ کام تو صرف ایک سال کیا لیکن یوں لگتا ہے کہ وہ کئی سال سے ہمارے ساتھ تھے- انہوں نے اس ایک سال میں نہایت تن دہی اور لگن کے ساتھ طلباء کو تعلیم دی اور ہمارے دل میں ان کی بہت قدر ہے- ہمارا خیال تو یہ تھا کہ مولوی شیخ نصیر الدین احمد کئی سال ہمارے ساتھ رہیں گے لیکن اب ان کی تبدیلی ہو گئی ہے-

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترتیب- پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی- سویڈن

گول میز کانفرنس کے تین راوی

سر آغا خاں سوم (2)

دوسرے معتبر گواہ سر آغا خاں سوم تھے جو مسلمان وفد کے سربراہ ہونے کے علاوہ پورے ہندوستانی وفد کے ترجمان سمجھے جاتے تھے۔ آپ نے اپنی یادداشتوں میں جو "آغا خاں کی یادداشتیں" کے عنوان سے شائع ہوئی ہے گول میز کانفرنس کے موضوع پر جو کچھ لکھا اس کا خلاصہ بھی پیش کر رہا ہوں۔

آپ نے لکھا "1930ء میں سائمن کمیشن نے اپنی رپورٹ جاری کر دی۔ ہندوستانیوں نے اس کمیشن سے جو بلند امیدیں وابستہ کر رکھی تھیں یہ اس پر پورا نہ اتری۔ لارڈ ارون چھٹی پر لندن گئے ہوئے تھے واپسی پر آپ نے اعلان کیا کہ ہز میجسٹی کی حکومت ہندوستان کے آئینی مستقبل پر غور کرنے کے لئے ایک گول میز کانفرنس بلا رہی ہے۔ یہ اعلان ایسے وقت پر ہوا جب حالات میں خاصہ تناؤ تھا۔ گاندھی جی کی سول نافرمانی کی تحریک زوروں پر تھی۔ اس اعلان سے فضا کا تناؤ کچھ کم ہوا۔

ایک نمائندہ وفد وائسرائے سے ملنے کے لئے گیا۔ اس وفد میں مہاتما گاندھی، سر تیج بہادر سپرو، پنڈت موتی لال نہرو، مسٹر محمد علی جناح اور اس وقت کے انڈین نیشنل اسمبلی کے سپیکر وی۔ جے پٹیل شامل تھے یہ ملاقات نتیجہ خیز نہ ہوئی اور مہاتما گاندھی اس میٹنگ سے علیحدہ ہو گئے اور یہ یقین دہانی کرانے سے انکار کر دیا کہ کانگرس گول میز کانفرنس میں شامل ہوگی۔

"انڈین نیشنل کانگرس نے لاہور کے اجلاس میں ریزولیشن پاس کیا اور سول نافرمانی کی نئی تحریک شروع کر دی۔"

وائسرائے نے امید کا دامن نہ چھوڑا اور ان کا رویہ ہمدردانہ اور عاقلانہ رہا۔ اگر کانگرس ابتدا میں شامل نہیں ہونا چاہتی اور انڈیا کے آئینی مستقبل کے مسائل کو سلجھانا نہیں چاہتی تو کوشش بہرطور جاری رکھی جائے گی اور کانگرس سے باہر کے انڈیا کے سیاسی زعماء اور مفکرین میں سے نمائندے بلا لئے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ نہرو نے 36ء میں چھپنے والی سوانح حیات میں کانفرنس کے نمائندگان کی صلاحیتوں کے بارہ میں بعض طنزیہ باتیں لکھی ہیں۔ حالانکہ اس وقت انڈیا کی آزادی کا مسئلہ کھٹائی میں تھا تاریخ بتاتی ہے کہ

یہ وفد نمایاں خواتین و حضرات پر مشتمل تھا۔ جو مختلف پس منظروں سے تعلق رکھنے کے باوجود آزادی اور سیلف گورنمنٹ کے لئے کوشاں تھے"

برٹش نمائندوں میں وزیراعظم رامزے میکڈانلڈ "لارڈ چانسلر لارڈ سینکی۔ سیکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا ویج ووڈ بین (بعد کو لارڈ سٹانز گیٹ) اور قدامت پسند اپوزیشن کے نمائندہ سر سیموئیل ہور (بعد کو لارڈ ٹمپل وڈ) جو بعد میں سیکرٹری آف سٹیٹ انڈیا بھی ہوئے اور ایک پرانے وائسرائے اور لبرل لیڈر لارڈ ریڈنگ بھی شامل تھے۔ برٹش انڈیا کا وفد جس کا میں ممبر تھا۔ مسلمانوں، ہندوؤں اور پارسی نمائندوں پر مشتمل تھا۔ جو زندگی کے مختلف طبقات سے چنے گئے تھے۔ ان کے علاوہ چھوٹے گروپوں کے نمائندے بھی شامل تھے۔ مسلمانوں میں محمد علی جناح۔ سر محمد شفیع۔ سر ظفر اللہ خاں اور مولانا محمد علی اور دو خواتین بیگم شاہ نواز اور مسز سوبار دیاں شامل تھیں۔ ہندوؤں میں سے رائٹ آنربیل وی ایس۔ شاستری، سر سی پی راما سوامی آئر۔ سر چمن لال میتلواڈ۔ مسٹر ایم آر جیکار۔ اور دیوان بہادر راما مدلیار شامل تھے۔ پارسیوں کی جانب سے سر فیروز سیٹھنا۔ سر کاؤس جی جہانگیر، اور سر ایچ پی مودی تھے۔ مسٹر امبیدکار جو پیدائشی اچھوت تھے نچلے طبقہ کی نمائندگی کر رہے تھے اور سر ہنری گڈنی اینگلو انڈین طبقہ کی۔ راجوں۔ مہاراجوں کی نمائندگی موثر بھی تھی اور شاندار بھی ان میں بھارت ماتا کے بہت سے بہادر سپوت شامل تھے۔ مہاراجہ گائکواڑ آف بڑودہ ان کے لیڈر تھے۔ ان کے ساتھ مہاراجہ بیکانیر۔ پٹیالہ۔ بھوپال، کشمیر۔ ریوا، اور جام نگر کے کرکٹ نیم "رانجی" بھی شامل تھے۔ راجوں میں سے اکثر کے ہمراہ ان کے دیوان یعنی وزرا اعظم بھی تھے جن میں سر اکبر حیدری اور سر مرزا اسماعیل جیسے مدبر اور اعلیٰ شخصیتوں کے لوگ تھے۔"

وفد کا ہیڈ کوارٹر رٹز ہوٹل ہم لوگ 1930ء کی خزاں میں لندن میں اکٹھے ہوئے مسلم وفد نے مجھے اپنا سربراہ بنا لیا۔ میں مدتوں سے لندن میں رٹز ہوٹل میں ٹھہرا کرتا ہوں۔ چنانچہ رٹز ہوٹل کو ہی ہم نے وفد کا ہیڈ کوارٹر بنا لیا۔ ایک ایسے وفد کا سربراہ منتخب ہونا جس میں ایم۔ اے جناح جو بعد کو پاکستان کے خالق اور قائداعظم کہلائے۔ اور سر ظفر اللہ خاں شامل تھے۔ جو بعد کو پاکستان کے وزیر خارجہ اور متعدد بین الاقوامی کانفرنسوں میں متحدہ ہندوستان کے نمائندہ بھی رہے۔ کوئی کم اعزاز کی بات نہیں تھی۔ اور میں اس اعزاز پر فخر کرتا ہوں۔ اسی طرح اس وفد میں میرے پرانے دوست اور مسلم لیگ کے بانیوں میں سے ایک سر محمد شفیع بھی تھے۔ یہ میری زندگی کا پر مسرت دور تھا آندرے کیرون سے میری شادی ہوئے ابھی بارھواں مہینہ ہی تھا۔ اور انہی دنوں میں نے بلینہائم کی ناقابل فراموش ڈربی ریس بھی جیتی تھی۔"

ہز میجسٹی نے اس کانفرنس کا افتتاح کیا اور میرے رفقاء نے مجھے ازراہ کرم برٹش انڈین کانفرنس کا چیئرمین بھی بنا دیا۔ میرے سامنے سب سے اہم مسئلہ یہ تھا کہ برٹش انڈیا کے مسلمانوں اور ہندوؤں کے نمائندوں میں جو خلیج موجود ہے۔ اسے کم کیا جائے۔ تاکہ ہم برطانوی نمائندوں کے سامنے۔ اپنے آئینی مستقبل کے بارے میں تجاویز پیش کر سکیں۔ میرے ان دوستوں میں سے جن کی تمام تر توجہ اور کوشش اسی مقصد کی طرف تھی۔ ایک نواب صاحب بھوپال تھے۔ آپ، حکمران نوابوں میں بہت نمایاں تھے۔ نہایت مخلص مسلمان، مضبوط قوت ارادی کے مالک اور جسمانی طاقت کے لحاظ سے بھی قابل رشک نمونہ تھے۔ کھلاڑی بھی تھے اور پولو میں ان کا ممتاز مقام تھا۔ آپ پکے قوم پرست تھے ان کی ساری کوششیں غلامی کا جواء اتار پھینکنے پر مرتکز تھیں۔ وہ مجھ سے مکمل اتفاق رکھتے تھے کہ اگر ہم برٹش انڈیا والے اپنے نظریاتی اختلافات ہی طے نہ کر سکے تو ہم ہز میجسٹی کی حکومت کے سامنے معین مطالبات کیسے پیش کر سکیں گے۔ مگر ہندوؤں سے کسی بات پر پیش رفت سے پہلے خود ہمیں اپنے اندر یگانگت پیدا کرنا تھی۔"

"مجھے یہ بات کہتے ہوئے خوشی ہوتی ہے کہ اگرچہ مسٹر جناح فیڈریشن کے خلاف رہے لیکن جب ہم نے فیڈریشن کے حق میں فیصلہ کر لیا تو وہ مخالف رہنے کے باوجود وفد کے وفادار اور اعانت کرنے والے ساتھی ثابت ہوئے دوسری گول میز کانفرنس میں گاندھی بھی شریک ہوئے انہیں اس بات پر آمادہ کرنے میں لارڈ ارون وائسرائے نے اہم کردار ادا کیا تھا۔ لارڈ ارون کو مولانا محمد علی نے "لمبا عیسائی" کہا تھا اور یہ اصطلاح ان پر چپک گئی تھی۔ مہاتما گاندھی کانگرس کے واحد نمائندہ کے طور پر نومبر 1931ء میں لندن میں وارد ہوئے۔ ان کے ہمراہ ہندوستان کی مشہور شاعرہ سروجنی نائیڈو بھی تھی۔ گاندھی جی سے میری پہلی ملاقات میرے ہوٹل رٹز ہی میں میرے کمرہ میں کوئی آدھی رات کے وقت ہوئی۔

میں مہاتما گاندھی کو پینتالیس برس سے جانتا تھا ہم ایک دوسرے کو اس وقت سے جانتے تھے جب ہم 1899ء یا 1900ء میں جنوبی افریقہ میں رہنے والے انڈینز کے مفادات کے بارہ میں فکر مند تھے۔ اس وقت آپ کا فلسفہ وضاحت کے ابتدائی مرحلوں میں تھا۔ اگلے بارہ برس ہمارا ایک دوسرے سے وقتاً فوقتاً رابطہ رہا۔ پہلی جنگ عظیم کے موقعہ پر ہم دونوں لندن میں تھے اس وقت وہ ذہنی اور روحانی طور پر کافی فاصلہ طے کر چکے تھے۔ مجھے معلوم تھا کہ ان کے نزدیک ان کے ہندوستانی بھائیوں کی مکتی معاصر صنعتی اور مادی ترقی کو بیک قلم ترک کر دینے میں مضمر تھی۔"

"مجھے یقین ہے کہ مہاتما گاندھی کے فلسفہ میں بعض بنیادی تضادات موجود تھے اور وہ عمر بھر ان سے نبرد آزما رہے۔"

ذہنی زندگی کی آئینہ دار مہاتما گاندھی سے میری آخری ملاقات 1945ء۔ 1946ء میں ہوئی۔ یہ ملاقات ان کی روحانی اور ذہنی زندگی کی ایک لحاظ سے آئینہ دار تھی۔ ہماری زندگی جن حالات سے دوچار اور متاثر ہوتی ہے اس میں ہم کبھی تضادات سے مکمل چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتے۔ میں گاندھی سے سیاست پر بات کرنے آیا تھا میرے ساتھ میرے پرانے اور نایاب دوست نواب صاحب بھوپال بھی تھے۔ نواب صاحب بھوپال چیمبر آف پرنسز کے چانسلر تھے اور مسلمانوں کے مفادات کے بارہ میں اپنی انفرادی رائے رکھتے تھے۔ انہیں قائداعظم کی تجویز کردہ تقسیم کے نظریہ سے اختلاف تھا۔ میں بھی کم و بیش اسی نظریہ کا حامل تھا۔ مگر اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں غلطی پر تھا۔ تقسیم ملک ہی واحد علاج تھا۔ مہاتما گاندھی اور سروجنی نائیڈو، رٹز ہوٹل میں میرے کمرہ میں تشریف لائے ہم نے پریس والوں کے لئے ایک تصویر کھنچوائی اور پھر میں نے ان سے مخاطب ہو کر کہا:۔ مہاتما جی! اگر آپ ہندوستانی مسلمانوں کے صحیح باپو ثابت ہوں تو وہ ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں اپنی صلاحیتوں کے مطابق آپ کا پورا پورا ساتھ دیں گے۔ مہاتما جی نے میری طرف منہ کیا اور کہا "میں حقیقتاً تو نہیں کہہ سکتا کہ میرے اندر مسلمانوں کے لئے باپ کی سی شفقت موجود ہے۔ مگر آپ اس کو سیاسی ضرورت کی بنیاد بناتے ہیں۔ تو میں باہمی تعاون کی روح کے ساتھ اس پر بحث کرنے کو تیار ہوں میں کسی قسم کی جذباتی صورت حال میں پڑنا نہیں چاہتا۔"

سرد مہری کا یہ پہلا مظاہرہ تھا اور اس کا اثر گفتگو کے آخر تک قائم رہا۔

میں نے 1940ء میں انہیں یہ بات یاد دلائی تو کہنے لگے کہ مجھے بہت افسوس ہے کہ آپ میری بات کو سمجھے نہیں۔ میرا مطلب وہ نہیں تھا۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ میں کسی جذباتی تعلق کو نہیں جانتا اور مجھے مسلمانوں کی بہبودی سے کوئی جذباتی تعلق نہیں۔ میرا مطلب صرف یہ تھا کہ مجھے خون کے رشتہ والے بھائیوں جیسے تعلق کا تو

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان .... نسیم سیفی

کونسلر - آر - اولا - اوکے

(ابادان نائیجیریا)

جب 1940ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی عائیں آپ کے لئے) نے نائیجیریا کی احمدی جماعت کی تشکیل نو فرمائی تو مربی انچارج نے مسٹر آر- اولا- اوکے کی شرافت اور مذہبی امور میں شغف کی وجہ سے ان کی طرف خاص توجہ مبذول کی- ابادان کے دوروں میں وہ مسٹر آر- اولا- اوکے- کے گھر قیام کرتے رہے- چنانچہ یہ صاحب اپنے ساتھ دس اور افراد کو لے کر احمدیہ جماعت میں شامل ہو گئے-

تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ایک غلط دوا زیادہ مقدار میں کھالینے کی وجہ سے آپ کی وفات وقوع پذیر ہوگئی- ان کی وفات کے اگلے ہفتے دی ٹروتھ نے ان کے متعلق ایک اداریہ لکھا- جس کا متن ذیل میں پیش کیا جاتا ہے-

کونسلر آر- اولا- اوکے (اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے) کونسلر آر- اولا- اوکے چیئرمین احمدیہ مشن ابادان کی پچھلے ہفتے حادثاتی موت کی خبر نے خاص طور پر احمدی احباب اور عمومی طور پر غیر از جماعت احباب کو ایک ایسا عظیم صدمہ پہنچایا ہے جس کا برداشت کرنا آسان نہیں ہے- ان کی اچانک جوانا مرگ نے (وہ وفات کے وقت صرف 38 سال کے تھے) ان کے دوستوں اور ان کے چاہنے والوں کو شدید غم میں مبتلا کر دیا ہے- کونسلر اوکے جو کہ ایک پر جوش احمدی اور انسانی ہمدردی سے بھرپور جذبات رکھتے تھے' نے اپنے پیچھے ایسی یادیں چھوڑی ہیں جن کو وقت کے گزرنے کے باوجود بھلائی نہیں جا سکیں گی- اور ان کو بہت لمبے عرصہ تک یاد رکھا جائے گا-

کونسلر اوکے بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے جن کی وجہ سے زندگی کے تمام شعبوں میں ان کے دوستوں میں اضافہ ہوا تھا- جو کوئی بھی ان سے متعارف ہوتا ان کے خلوص مقصد کو دیکھ کر ان کا گرویدہ ہو جاتا- وہ ایک بھرپور مذہبی انسان تھے اور ان کا پاک دل اور شفاف نگاہی ان کی بہت بڑی خوبیاں تھیں- اپنے یقین کامل سے پیدا ہونے والی کی جرات کے ساتھ وہ برائی کی طاقتوں سے بلا دھڑک ٹکرا جاتے تھے اور ہمیشہ فتح یاب ہوتے- واضح سوچ قدرت کا ایک عطیہ ہے اور جو کسی کو نصیب ہوتا ہے اور کونسلر اوکے ان چند خوش نصیبوں میں سے تھے جن کو یہ نعمت وافر مقدار میں عطا کی گئی تھی- یہی وجہ تھی کہ جب وہ اس وقت بھی جب کہ وہ احمدیت میں داخل نہیں ہوئے تھے ان کی علم اور سچائی کی تلاش میں ان کی رجعت پسندانہ مذہبیت کبھی حائل نہ ہو سکی- اور اسی وجہ سے وہ احمدیت پر غور کرنے اور اس کے عقائد کو سمجھنے کے قابل ہو سکے- اور جب ایک دفعہ وہ جماعت کے ساتھ منسلک ہو گئے تو انہوں نے اپنے ان عقائد کو لوگوں کو پیش کرنے میں دن رات ایک کر دیئے- اور انہوں نے اس بات کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دے لیا تھا کہ اس پیغام کو لوگوں کے گھروں تک پہنچایا جائے-

اوائل عمر سے ہی ان کو دین حق اور اس کے ساتھ ملحقہ تمام باتوں کے ساتھ گہری محبت تھی- اور اس وجہ سے ان کو ابادان کے دین حق کے ماننے والوں میں ایک نمایاں حیثیت حاصل ہو گئی تھی اور اس پوزیشن کو انہوں نے مرتے دم تک قائم رکھا-

دین حق کے ماننے والے ان پر اس قدر اعتماد رکھتے تھے کہ وہ چاہے کسی بھی پارٹی میں شامل ہوتے پھر بھی تمام پارٹیاں انہیں کو اپنا مخلص ہمدرد سمجھتیں- درحقیقت وہ دل و جان سے دین حق کے شیدائی تھے- اور جب بھی انہوں نے محسوس کیا کہ وہ اس عظیم مذہب اور ان کے ماننے والوں کی کسی طرح بھی خدمت کر سکتے ہیں- تو وہ فوراً اس پر کمربستہ ہو جاتے- اور اس کے لئے جس قدر تگ و دو ان سے ممکن ہوتی کرتے-

مسٹر اوکے جماعت میں شامل ہونے کے بعد جلد ہی اس کے سب سے زیادہ ہردلعزیز ممبر بن گئے- جماعت کے پچھلے جلسہ سالانہ پر جہاں تمام مشنوں کے نمائندگان جمع تھے- انہوں نے ایک بہت پر اثر تقریر کی- جس کی وجہ سے تمام ملک میں ایک عظیم مذہبی سکالر کے طور ان کی مشہوری ہو گئی-

احمدیت کے اس بہادر شخص کی جماعت کے لئے قربانی اور خدمت کی زندہ جاوید روح کو جماعت کے ذمہ دار لوگوں نے صحیح طور پر جانا- ہر مشکل کے وقت جماعت کا ہر ممبر اور لوکل جماعت کے ذمہ واران ان پر پورا اعتماد کر سکتے تھے- جماعت کی پالیسیوں اور پروگراموں کو بروئے کار لانے میں وہ بہت دبنگ واقع ہوئے تھے- اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضرت امام جماعت الثانی نے جو نصائح ان کو ان کے جماعت کے شامل ہونے پر دی تھیں وہ ان پر حرف بحرف عمل کرنے پر کمربستہ تھے- حضرت صاحب نے ان کو لکھا تھا کہ "میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے قرب و جوار میں رہنے والے احمدیوں سے اور اپنے علاقے کے مشنری انچارج سے باقاعدگی سے رابطہ رکھیں- اور ان سے پورا تعاون کریں- اور جماعت کی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیا کریں"

کونسلر اوکے بلاشبہ مجسم یقین کامل تھے- ان کی بے وقت موت سے احمدیہ جماعت خاص طور پر اور دوسرے لوگ عمومی طور پر دین حق کے ایک قیمتی مددگار سے محروم ہو گئے ہیں- اللہ انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے-

ہم ان کے عمر رسیدہ والد اور ان کی بیوہ- دو لڑکوں اور ان کے دیگر رشتہ داروں کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور اسی طرح ان کے دوستوں اور ان کے چاہنے والوں سے بھی- ہم اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ ان کے لڑکے ان کی دین حق کے لئے خدمات کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں بلکہ ان سے بھی آگے نکلنے کی کوشش کریں- جو کہ یقیناً ان کی اپنی ہی عظمت کا اظہار ہو گا-

اے ہم سے جدا ہونے والے ہمارے پیارے "اوکے" اللہ آپ کو اپنی بہترین برکات سے نوازے-

احمدیہ جماعت سیرالیوان کے ایک نوجوان مسٹر ایس- آئی- سی سے جو بعد میں سیرالیون کے سب سے بڑے گریمر سکول کے پرنسپل متعین کئے گئے- یہ صاحب نائیجیریا میں طبی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئے- لیکن کچھ دیر بعد انہوں نے اپنی تعلیم کا رخ سائنس کی طرف موڑ دیا- اور بی- ایس- سی کرنے کے بعد واپس تشریف لے گئے- نائیجیریا کے قیام کے دوران یہ دوست اپنا فارغ وقت احمدیہ مشن لیگوس میں مربی انچارج کے ساتھ گزارتے یا ابادان میں مسٹر آر اولا اوکے کے گھر پر' ان کی مسٹر آر- اولا' اوکے' نیازمندی کا یہ عالم تھا کہ ان کی وفات کے بعد سب سے پہلے اخبار ٹروتھ میں مسٹر اوکے کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے مضمون شائع کروایا جس کا متن درج ذیل ہے-

مسٹر آر- اولا- اوکے نے حضرت امام جماعت الثانی کے ارشاد کے مطابق مربی انچارج (نسیم سیفی) سے خوب تعلقات بڑھائے- باوجودیکہ وہ خود ایک عظیم شخصیت تھے- مربی انچارج سے محبت اور عقیدت کا والہانہ اظہار کرتے- افسوس ہے کہ زندگی نے ان سے زیادہ وفا نہ کی اور وہ 38 سال کی عمر میں اللہ کو پیارے ہو گئے- لیکن ان کی یادیں ہمیشہ دلوں میں محبت اور سرور پیدا کرتی رہیں گی- اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے-

مسٹر آر' اولا- اوکے کے لئے خراج عقیدت

ازایس آئی- سی سے- یونیورسٹی کالج ابادان مسٹر آر- اولا- اوکے جو کسی وقت صحافت کے میدان میں تھے اور بعد ازاں ابادان نیٹو اتھارٹی کے ممبر بھی بنے کی 38 سال کی عمر میں اچانک اور بے وقت موت نہ صرف ان کے بے شمار دوستوں اور رشتہ داروں کے لئے ایک عظیم صدمہ ہے بلکہ اس ملک کے تمام دین حق کے ماننے والے بھی اس میں برابر کے شامل ہیں-

جب سے وہ احمدی جماعت میں شامل ہوئے تھے انہوں نے اپنا مقصد دعوت الی اللہ بنا لیا تھا وہ مطالعہ کتب کا بہت زیادہ شوق رکھتے تھے- اور کوئی بھی اچھی مذہبی کتاب ایسی نہ تھی جسے وہ ضرورت سے زیادہ قیمت کی کتاب سمجھتے وہ اسے خریدتے تھے اور مطالعہ کے بعد اپنی کتب کی الماری میں سجا لیتے تھے- وہ نائیجیریا کی احمدیہ جماعت کی روح رواں تھے- ایک دین حق کے ماننے والے لیڈر کے طور پر میٹنگز اور مذہبی تبادلہ خیالات میں ان کی موجودگی ان کے ساتھیوں کے لئے اتحاد کی قوت بڑھانے کا موجب ہوتی تھی مسٹر اوکے ہمیشہ اپنی غلطی تسلیم کرنے کے لئے تیار رہتے تھے- اور اگر یہ سمجھا جاتا کہ انہوں نے کسی کے جذبات مجروح کئے تھے تو بعد میں اس شخص سے اس طرح معذرت کرتے کہ وہ خود شرمندہ ہو جاتا-

لیکن ان کے کردار کا سب سے نمایاں پہلو ان کی خود آگاہی تھی- انہیں اپنے وقار کا بہت زیادہ خیال رہتا- اور کبھی کسی ایسے معاملہ یا کام میں حصہ نہ لیتے جو ان کی شہرت اور ساکھ پر برا اثر ڈالنے والا ہو- ان کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ ہنس مکھ اور ملنسار تھے- انہوں نے ابادان گریمر سکول سے تعلیم حاصل کی تھی اور ان کی عمر کا اکثر حصہ اخبار سے متعلق رہا تھا کیونکہ وہ یہ عرصہ ڈیلی ٹائمز کے لئے کام کرتے رہے تھے-

سیاست کے میدان میں مسٹر اوکے کئی متفرق تنظیموں سے منسلک رہے تھے- پرانے زمانے کی نائیجیرین یوتھ موومنٹ جہاں ان کے آنریبل اوبافیمی آوولووو جیسے بڑے آدمیوں سے بے تکلفی کے تعلقات تھے سے لے کر نئی قائم شدہ یونائیٹڈ مسلم پارٹی جس کے وہ ایک سرگرم اساسی ممبر تھے تک وہ جانی پہچانی شخصیت تھے- وہ دین حق کے لئے تمام عمر زندہ رہے اور دین حق کے ماننے والوں کے حقوق کی جنگ کرتے ہوئے انہوں نے وفات پائی-

جہاں تک میرا تعلق ہے ان کے ساتھ میرا دو سالہ تعلق میری زندگی کا ایک بہت ہی قیمتی اور پائیدار تجربہ ہے- میں اپنی تمام تعطیلات ان کے ساتھ گزارتا- وہ میرے ساتھ اس قدر پدرانہ شفقت سے پیش آتے اور اس قدر مہمان نوازی کرتے کہ میں ابادان کو اپنا دوسرا گھر سمجھتا تھا- ان کی سب سے چھوٹی بیٹی ان کی وفات سے تین ماہ پہلے فوت ہو گئی تھی- اب ان کے پسماندگان میں ایک بوڑھے والد اور غم زدہ بیوی اور دو چھوٹے لڑکے ہیں- اللہ تعالیٰ ان کی روح کو جنت میں رکھے اور ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

ترکیبیں

لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کو اللہ تعالیٰ نے بڑی توفیق دی ہے کہ صد سالہ جشن تشکر کے سلسلے میں انہوں نے کتابیں شائع کرنی شروع کیں تو خدا کے فضل سے شائع کرتی ہی چلی جاتی ہیں۔ اس وقت تک ان کی چوالیس چھوٹی بڑی کتابیں منصہ شہود پر آچکی ہیں۔

اس وقت جو کتاب ہمارے پیش نظر ہے اس کا نام ہے ترکیبیں۔ اور یہ ہے آسان کم خرچ خالص اشیاء بنانے کی ترکیبیں۔ ٹائٹل پیج پر ایک شخص کی تصویر دی گئی ہے اور پیش لفظ کے طور پر صدر لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی سلیمہ میر صاحبہ کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے جشن صد سالہ کے موقعہ پر لجنہ اماء اللہ کراچی کو کتب شائع کرنے کی سعادت عطا کی ہوئی ہے۔ آج تک جتنی کتب شائع ہوئی ہیں بعض تاریخی اور بعض روحانی غذا کے طور پر تربیتی کتب تھیں۔ یہ کتاب اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل مختلف ہے۔ اس میں مشروبات' پرفیوم' ڈیٹرجنٹ سوپ' اور کاسمیٹک وغیرہ بنانے کے طریق بتائے گئے ہیں۔ جو کم خرچ اور بالانشین کے طور پر ذاتی استعمال کے لئے گھر میں تیار کرنا چاہیں یا گھریلو صنعت کے لئے بنانا چاہیں تو ان کی رہنمائی کے لئے مفید معلومات درج ہیں۔

محترمہ شہناز نعیم انچارج سٹاک شعبہ اشاعت نے بہت محنت سے یہ نسخے پیش کئے ہیں اور محترمہ امتہ الباری ناصر نے پریس میں جانے تک تمام مراحل میں تعاون کیا ہے۔ خدا کرے قارئین اس کتاب کو پڑھ کر فائدہ اٹھائیں اور لکھنے والی کو دعا دیں۔

شہناز نعیم جو اس کتاب کی مصنفہ ہیں نے عرض حال میں لکھا ہے۔

قارئین کرام! آپ کے ہاتھ میں جو کتاب ہے۔ یہ خاکسار نے محض خدمت خلق کے جذبہ سے لکھی ہے۔ کیونکہ المصلح کراچی میں چھپنے والے تراکیب پر مشتمل مضامین کی پذیرائی نے مجھے حوصلہ دیا اور افادیت کا احساس دلایا یہ تراکیب ہماری سینکڑوں دفعہ کی آزمودہ ہیں۔ کیونکہ میرے محترم شوہر شیخ نعیم احمد صاحب اس فن میں خصوصی مہارت رکھتے ہیں۔ آپ بڑے اعتماد سے ان کو گھروں میں بنائیں اور ہمیں دعاؤں میں یاد رکھیں۔

جہاں تک اس کتاب کے مشتملات کا تعلق ہے۔ پہلے باب میں مشروبات ہیں۔ سٹینڈرڈ کوالٹی مشروبات بنانے کی ترکیب اورنج سکوئش بنانے کی ترکیب۔ سٹینڈرڈ کوالٹی کسٹرڈ پوڈر بنانے کی ترکیب۔ دوسرے باب میں پرفیوم کا ذکر ہے۔ خوشبو کے بارے میں بنیادی معلومات۔ سنتھیٹک خوشبو' کلون سپرے بنانے کی ترکیب' تیسرے باب ڈیٹرجنٹ سوپ بنانے کی تراکیب پیش کی گئی ہیں۔ سٹینڈرڈ کوالٹی برتن دھونے کا پاؤڈر بنانے کی ترکیب۔ سٹینڈرڈ کوالٹی ڈیٹرجنٹ پاؤڈر بنانے کی ترکیب' اور سٹینڈرڈ کوالٹی لکوئڈ سوپ بنانے کی ترکیب' چوتھے باب میں کاسمیٹکس پیش کی گئی ہیں۔ سٹینڈرڈ کوالٹی شیونگ سوپ اور کریم بنانے کی ترکیب۔ سٹینڈرڈ کوالٹی شیمپو بنانے کی ترکیب۔ سٹینڈرڈ کوالٹی ٹیلکم پاؤڈر بنانے کی ترکیب۔ اور پانچویں باب میں میک اپ کا ذکر کیا گیا ہے۔ سٹینڈرڈ کوالٹی ابٹن بنانے کی ترکیب۔ سٹینڈرڈ کوالٹی فاؤنڈیشن کریم بنانے کی ترکیب جلد کی صفائی کے لئے سٹینڈرڈ کوالٹی کلینزر بنانے کی ترکیب۔ سٹینڈرڈ کوالٹی مائسچر ائزنگ کریم بنانے کی ترکیب' سٹینڈرڈ کوالٹی میک اپ کریم بنانے کی ترکیب۔

آپ اس کتاب سے اپنی ضرورت کے مطابق فائدہ اٹھائیں اور جیسا کہ مصنفہ نے کہا ہے اور صدر لجنہ اماء اللہ نے بھی کہ مصنفہ کے لئے دعا کریں۔

حقیقت یہ ہے کہ لجنہ اماء اللہ کراچی کو اللہ تعالیٰ نے مختلف موضوعات پر خاصی بڑی تعداد میں کتابیں شائع کرنے کی توفیق دی ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کو ہمیشہ یہ توفیق ملتی رہے اور وہ مفید سے مفید تر کتابیں احباب جماعت کی خدمت میں پیش کرتی رہیں۔

(ن۔ س)

بقیہ صفحہ 3

بہرحال ہم ان کا اور چیف احمدیہ مشنری کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہمارے سکول کے لئے جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ ہمارے لئے ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس رپورٹ میں انہوں نے طلباء کی تعداد کا ذکر کیا اور کالج کے سٹاف کا اور سٹاف کے اس حصہ کا جسے ٹریننگ دی جارہی تھی۔ کھیلوں کا بھی ذکر کیا۔ ویسٹ افریقن سکول سرٹیفکیٹ امتحانات کا ذکر کیا۔ کالج کے میگزین کا ذکر کیا لائبریری کا ذکر اور اس کالج میں سائنس پڑھانے کا ذکر کیا۔ انہوں نے اس بات کا بھی جائزہ لیا کہ مسلمانوں میں اس وقت تعلیم کی کیا حالت ہے۔ اور اپنے بورڈ کے ممبران کالج کا معائنہ کرنے والے احباب کا بھی ذکر کیا۔

اخبار ٹروتھ 18۔ دسمبر 1968ء کے شمارے میں جو رپورٹ شائع کی گئی اس میں اس بات کا ذکر کیا گیا کہ اگر کسی کو ابھی تک اس بات میں شک ہو کہ نائیجیریا کے مسلمان زیادہ کچھ نہیں کر رہے تو انہیں ینگ انصار الدین سوسائٹی کے انصار الدین کالج اسولو کی طرف دیکھنا چاہئے۔ اس کالج نے بہت اچھے اچھے طلباء کو تعلیم دے کر ملک کے لئے قابل اور تن دہی سے کام کرنے والے افراد مہیا کئے۔

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

خلیج کی تازہ صورت حال

چین نے گزشتہ روز امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ امریکہ خلیج کے علاقہ میں اپنی فضائی طاقت میں اضافہ نہ کرے۔ چین نے کہا ہے کہ امریکہ کی طرف سے عراق پر مزید حملوں کی دھمکی کی وجہ سے خلیج کے علاقے کی صورت حال مزید خراب ہو گی۔ چین کی وزارت خارجہ کے ترجمان شین گوفانگ نے کہا ہے کہ چین کو خلیج کے علاقے میں خراب صورت حال پر گہری تشویش ہے۔

چین کی اس کھلی مخالفت کے بعد خلیج کے علاقے میں جو اہم ترین خبر بنی ہے وہ عرب لیگ کی طرف سے عراق کی واضح حمایت ہے۔ اور حیرانی کی بات یہ ہے کہ اس حمایت میں کویت بھی عراق کے ساتھ شامل ہے۔ کویت اور عرب لیگ کے ممالک نے جو مشترکہ قرارداد منظور کی ہے اس میں خلیج میں غیر ملکی مداخلت کی مخالفت کی گئی ہے۔ اور یہ کہا گیا ہے کہ عراق کی سالمیت تمام عرب ملکوں کو عزیز ہے۔ کویت کے وزیر خارجہ اور عراق کے وزیر خارجہ نے اس قرارداد پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ عرب لیگ نے عراق کو اس کا تیل محدود مقدار میں بیچنے کے معاہدے کو بھی روبہ عمل لانے کا مطالبہ کیا ہے۔ یاد رہے کہ چند ماہ قبل عراق اور اقوام متحدہ کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا تھا جس کے تحت عراق کو محدود طور پر اپنا تیل فروخت کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ اقوام متحدہ کی طرف سے 1990ء سے عراق پر جو پابندیاں عائد ہیں ان کے تحت عراق اپنے تیل کا ایک قطرہ بھی کسی دوسرے ملک کو فروخت کر کے آمد حاصل نہیں کر سکتا۔ لیکن حال ہی میں اقوام متحدہ سے محدود تیل فروخت کر کے خوراک اور ادویہ کے حصول کا جو معاہدہ ہوا تھا امریکہ کے دباؤ پر اس کو اس وقت ملتوی کر دیا گیا جب عراق نے کردوں کے علاقے میں اپنی پسند کی کرد پارٹی کے حق میں مداخلت کر کے ایران نواز کرد پارٹی کو مار بھگایا تھا۔

○○○

اسرائیلی وزیر اعظم کا بیان

اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر نیتن یاہو نے گزشتہ روز اسرائیلی ریڈیو کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیلی حکومت لبنان میں شامی فوج کی نقل و حرکت پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم محتاط بھی ہیں اور آگاہ بھی۔ اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا کہ ہم شام کے ساتھ امن قائم کرنے چاہتے ہیں۔ لیکن انہوں نے کہا کہ امن قائم کرنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ اسرائیل عرب ممالک کے تمام مطالبات تسلیم کر لے۔ نیتن یاہو نے مزید بتایا ہے کہ امن قائم کرنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ اسرائیل عرب ممالک کے تمام مطالبات تسلیم کر لے۔ نیتن یاہو نے مزید بتایا ہے کہ انہوں نے شام کے صدر حافظ الاسد کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں انہوں نے اسرائیل کی جانب سے جنوبی لبنان سے اپنی فوجیں واپس بلانے کی پیشکش کی ہے۔

واضح رہے کہ شام کا موقف یہ ہے کہ اسرائیل اس کے مقبوضہ عرب علاقے یعنی جولان کی پہاڑیاں خالی کرے اس صورت میں ہی تمام تنازعات کا تصفیہ ہو سکتا ہے۔ جبکہ اسرائیل کی خواہش ہے کہ شام کے ساتھ اس کا تنازعہ مرحلہ وار طے ہو جائے۔

○○○

مینڈیلا- امریکہ کے خلاف

جنوبی افریقہ کے صدر مسٹر نیلسن مینڈیلا نے خلیج میں عراق کے بارے میں امریکی کردار پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ اور عراق دونوں خلیج کی صورت حال کو الجھا رہے ہیں۔ واضح رہے کہ جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم نے یہ بات اس وقت کہی جب ایران کے صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی جنوبی افریقہ کے دورے پر ہیں۔ جنوبی افریقہ کے صدر نے کہا کہ ان کا ملک اس بات کا پابند نہیں ہے کہ وہ اپنی خارجہ پالیسی دوسرے ملکوں کی خواہشات کے مطابق ترتیب دے۔ ان کا اشارہ امریکہ کی اس خواہش پر تھا کہ کوئی ملک ایران کے ساتھ تجارتی و اقتصادی تعلقات قائم نہ کرے اور اس کو الگ تھلگ کر دیا جائے۔

○○○

روس چیچن امن معاہدہ خطرے میں

روس اور چیچنیا کے درمیان طے پانے والا امن سمجھوتہ خطرات کا شکار ہو گیا ہے۔ ایسا اس وقت ہوا جب روس نے اپنی فوجوں کی واپسی کا سلسلہ روک دیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ جنگی قیدیوں کے تبادلے اور شہریوں کو جبراً روکے جانے کے بارے میں اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔ روسی فوجوں کے کمانڈر نے بتایا ہے کہ فوجوں کی واپسی روکنے کو قومی سلامتی کے مشیر جنرل الیگزینڈر لیبیڈ کی حمایت بھی حاصل ہے۔ ادھر چیچن جانبازوں نے اپنے اپنے علاقوں میں جا کر اپنا پرانا کام سنبھالنے کی تیاریاں شروع بھی کر دی ہیں۔ روسیوں نے یہ بھی الزام لگایا ہے کہ چیچن دوبارہ جنگ کی تیاری کر رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل
آج کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 21- ستمبر 1996ء

12-00 رات- اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (نیا)
1-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق
1-30 ملاقات حضرت امام جماعت الرابع- اردو بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)
2-30 فرنچ سیکھئے-
3-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-9-20 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تربیتی کلاس-خدام الاحمدیہ
7-00 (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
8-00 فرنچ سیکھئے
8-30 متفرق پروگرام
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-9-20 (دوبارہ)
12-00 (دوپہر) طبی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
12-30 متفرق پروگرام
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس (سابقہ قسطیں (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 محفل سوال و جواب- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ طلباء کے ساتھ- ناصر باغ- جرمنی (96-8-23)
6-00 (شام) بچوں کی ملاقات از حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے-
8-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
9-00 عربی پروگرام پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ 96-9-21 (نیا)
11-00 جرمن پروگرام-

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری عبدالستار صاحب کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو مورخہ 96-9-2 بیت المہدی ربوہ میں بم دھماکہ میں شدید چوٹیں آئی تھیں تاہم زخم وغیرہ تو قدرے بہتر ہو چکے ہیں لیکن ان کی قوت سماعت بہت متاثر ہوئی- ENT سپیشلسٹ کے مطابق کان کے پردوں میں سوراخ ہو گیا ہے- احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے-

○ مکرم مقصود احمد طاہر صاحب یو بی ایل ربوہ کے گذشتہ دنوں بیت المہدی میں ہونے والے بم دھماکہ میں کان بہت متاثر ہوئے تھے اور ENT Specialist ڈاکٹر کے مطابق ان کے بائیں کان کا پردہ پھٹ گیا ہے- احباب کرام سے ان کی معجزانہ شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے

○ مکرم نصیر احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد سیالکوٹی صاحب فرینکفورٹ جرمنی کے ہسپتال میں بعارضہ فالج و برین ہیمرج اور ہارٹ اٹیک 96-8-31 سے بیمار ہیں- ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے-

○ مکرم ظفر اللہ خان صاحب مقیم جرمنی کی خالہ جرمنی میں شدید بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں- ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے-

○ مکرم عبدالمالک صاحب ولد عبدالغفار ٹالوالے دارالنصر غربی ربوہ شوگر مل لالیاں میں مورخہ 96-9-15 کو ایک وزنی مشین گرنے کی وجہ سے سخت زخمی ہو کر تکلیف میں ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں- مکمل صحت کے لئے درخواست دعا ہے-

ولادت

○ مکرم محمود احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ گوجرہ شہر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 30- اگست 1996ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے- حضرت صاحب نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "مشہود احمد" عنایت فرمایا ہے- اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور دینی و دنیوی حسنات عطا فرمائے-

اعلان

○ محترم سیٹھ محمد صدیق بانی صاحب کی سوانح حیات کا دوسرا ایڈیشن مرتب کیا جا رہا ہے- جو دوست سیٹھ صاحب محترم کی سیرت و سوانح کے بارے میں کچھ معلومات دینا چاہیں وہ ذیل کے پتہ پر رابطہ فرما کر ممنون فرمائیں-

شریف احمد بانی
معرفت آٹو سنٹر رحیم منزل پلازہ سکوئر
ایم اے جناح روڈ- کراچی-3

سانحہ ارتحال

○ مکرم شہریار فرزوق ابن مکرم میاں نذیر الحق صاحب ایس ڈی او سمن آباد لاہور تبوک میں ایک نوجوان لڑکے کو سمندر میں ڈوبنے سے بچاتے ہوئے خود سمندر کی موجوں کی نذر ہو گئے-

23- اگست کو یہ حادثہ پیش آیا' 14- ستمبر کو میت لاہور پہنچی اور 15- ستمبر کو بیت المبارک میں بعد فجر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد نے جنازہ پڑھایا- عام قبرستان نمبر۱ میں تدفین عمل میں آئی مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (دعوت الی اللہ) نے دعا کروائی- موصوف نے اہلیہ اور دو بچیاں یادگار چھوڑی ہیں- قبل ازیں موصوف کے بڑے بھائی فلائٹ لیفٹیننٹ جاوید کوثر فضائی حادثہ میں دو گاؤں بچاتے ہوئے سرگودھا میں وفات پا گئے تھے ان کے خاندان کے لئے یہ دوسرا بھاری صدمہ ہے- موصوف فرزوق مکرم صوفی عبدالحق صاحب کے پوتے اور شیخ مبارک اسماعیل صاحب کے نواسے تھے- احباب سے ان کی بلندی درجات اور لواحقین کے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے-

فارم وعدہ جات کے جملہ کالم پر کیجئے

○ مرکز میں وعدہ جات تحریک جدید بھجواتے وقت نام ولدیت ماہوار آمد ذیلی تنظیم اور چند تحریک جدید کے دفتر کے اندراج کے لئے فارم میں کالم موجود ہیں ہر کالم کو پر کرنے کا خاص خیال رکھا جائے-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

بقیہ صفحہ ۱

عظمتوں والی ہستی اگر ناراض ہو گئی تو انسان کا باقی کچھ نہیں رہے گا پس نجات کا تعلق اللہ تعالیٰ کی معرفت سے وابستہ ہے اور یہی معرفت ہے جس کے نتیجہ میں محبت اور خشیت پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق پیدا ہوتا ہے اس زندہ تعلق کے نتیجہ میں انسان کو اس دنیا میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی اتنی خوشیاں مل جاتی ہیں کہ اسے کسی اور چیز کی کوئی احتیاج باقی نہیں رہتی اور نہ کسی چیز کی کمی کا کوئی احساس باقی رہتا ہے

پس دین حق نے نجات کے حقیقی معنوں کو کھول کر بیان کیا اور بتایا کہ انسان کو حقیقی خوشی اور خوشحالی ابدی لذتیں اور سرور اللہ تعالیٰ کی معرفت کے نتیجہ میں ملتے ہیں اللہ تعالیٰ کی صفات کے نتیجہ میں خشیت اللہ اور محبت الٰہیہ پیدا ہوتی ہے محبت خود ایک بڑا سرور ہے جو لوگ روحانی محبت کا تجربہ رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اس میں کتنا عظیم سرور ہے اس کے مقابلہ میں مادی دنیا سے جو لذتیں تعلق رکھتی ہیں وہ کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتیں مثلاً پسندیدہ کھانا ہمیشہ بھوک لگی ہوئی ہو انسان کی طاقتیں فعال ہونے کی وجہ سے مزید طاقتوں کا حصول چاہتی ہوں اور وہ شوق سے کھانا کھا رہا ہو تو یہ بھی ایک لذت ہے لیکن وہ لذت جو خدا تعالیٰ کے پیار سے انسان حاصل کرتا ہے اس کے مقابلے میں دنیوی کھانے پینے کی لذت کوئی چیز ہی نہیں-

غرض نجات اس خوشحالی کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کی معرفت کے بعد خشیت اللہ اور محبت الٰہیہ کے پیدا ہونے کے نتیجہ میں اور خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق کی بناء پر انسان کو حاصل ہوتی ہے اسی خوشحالی اور رضائے الٰہی کو ہم جنت کہتے ہیں

(از خطبہ 27 دسمبر 1974ء)

بقیہ صفحہ 4

علم ہے مگر میں پدرانہ تعلق سے پیدا ہونے والے برتری کے جذبات کا مظاہرہ نہیں کر سکتا میں نے جب یہ بات کہی تھی تو میرے ذہن میں باپ کی کسی برتری کا احساس نہیں تھا- میں نے یہ لفظ ان کی بزرگی کے پیش نظر کہی تھی- بدقسمتی سے لفظوں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی یہ غلط فہمی ساری گول میز کانفرنس کے دوران موجود رہی-" ابتدائی بات چیت سے ہم کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکے گفتگو جاری رہی اور آدھی رات کے وقت میرے رٹز ہوٹل کے کمرہ میں ہی جاری رہی میں تو میزبان ہونے کی وجہ سے گفتگو میں حصہ نہ لیتا تھا- مگر مسٹر جناح اور سر محمد شفیع ایک طرف سے اور دوسری جانب سے گاندھی جی اکیلے گفتگو کرتے رہے- یہ بات چیت غیر رسمی تھی- اس لئے اس کا کوئی ریکارڈ نہیں رکھا گیا- میں نے بہت کم کچھ کہا زیادہ تر گفتگو مسٹر جناح اور سر شفیع نے کی- سر ظفر اللہ خاں اور مسٹر شوکت علی اور مرحوم شفاعت علی خاں بھی گفتگو میں حصہ لیتے رہے مہاتما ایک بنیادی شرط عائد کرنا چاہتے تھے کہ مسلمان' تحفظات کا مطالبہ کئے بغیر' کانگرس کی کی ہوئی سوراج کی تعریف سے پورے طور پر متفق ہو جائیں باقی باتیں بعد میں طے ہو جائیں گی "مسٹر جناح نے اس کا بڑا صحیح جواب دیا-

(ہفت روزہ "لاہور" 17- اگست 1996ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 18- ستمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 23 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی میں دو گھنٹے کے دوران بموں کے دو دھماکوں میں ایک شخص ہلاک اور 6 زخمی ہو گئے۔ متعدد گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ درجنوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ پہلا دھماکہ سٹیٹ گیسٹ اور گورنرہاؤس کے قریب پونے آٹھ بجے صبح ہوا جو اڑھائی پونڈ وزنی تھا۔ جائے وقوعہ پر گہرا گڑھا پڑ گیا۔ دوسرا دھماکہ نیو سندھ سیکرٹریٹ بلڈنگ کے' کے ای ایس سی سب سٹیشن کے گیٹ پر ہوا۔ جس سے سب اسٹیشن تباہ ہو گیا۔ اس دھماکے میں چار افراد شدید زخمی ہو گئے۔ ایک بعد میں دم توڑ گیا۔ پہلا دھماکہ صبح 7 بج کر 40 منٹ پر کراچی جم خانہ کی گلی میں ہوا۔ اس کے سامنے کمشنر ہاؤس واقع ہے۔ اس دھماکے کے دو زخمیوں کی حالت نازک ہے۔ ٹھیک دو گھنٹے کے بعد دوسرا دھماکہ 9 بج کر 40 منٹ پر ہوا۔ دوکانوں کے شٹر بجلی کے تار ٹوٹ گئے۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ پولیس کو شبہ ہے کہ دھماکے پیپلزپارٹی کے شہید بھٹو گروپ نے کرائے ہیں۔ دونوں بم دو پونڈ وزنی اور دیسی ساخت کے تھے۔ بم دھماکوں کے بعد کراچی سفارت خانوں اور سفارت کاروں کے گھروں پر حفاظتی اقدامات سخت کر دیئے گئے۔

○ علی جاہ عزت بیگووچ بوسنیا کے عام انتخابات میں ملک کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔

○ بزرگ مسلم لیگی رہنما ملک محمد قاسم انتقال کر گئے۔ ان کی عمر 70 سال تھی وہ پھیپھڑوں کے کینسر کے باعث کچھ عرصہ سے علیل تھے۔ ملک قاسم سینٹ میں قائد ایوان اور وفاقی انٹی کرپشن کمیٹی کے چیئرمین تھے۔ ان کی نماز جنازہ لاہور میں ادا کی گئی جس میں قائم مقام صدر مملکت' گورنر پنجاب اور وزیر اعلیٰ سمیت اہم افراد نے شرکت کی۔ بعد ازاں ان کی میت بہاولنگر روانہ کر دی گئی جہاں ان کے آبائی گاؤں میں ان کی تدفین عمل میں آئے گی۔ بہاولنگر میں 19 ستمبر کو ملک قاسم کی وفات پر عام تعطیل کا اعلان کر دیا گیا۔ ہر مکتبہ فکر کے لوگوں اور سیاستدانوں نے ان کی وفات پر رنج کا اظہار کیا ہے جن میں صدر وزیر اعظم اپوزیشن لیڈر سمیت بہت سے اہم افراد شامل ہیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اگر نواز شریف نے مذاکرات کی دعوت قبول نہ کی تو سیاسی عدم استحکام کے وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔ وہ ماضی کی طرح پھر چور دروازے سے اقتدار میں آنا چاہتے ہیں لیکن انہیں جان لینا چاہئے کہ اب ایوان صدر میں کوئی ضیاء الحق یا غلام اسحاق نہیں بیٹھا۔

○ وزیر اعظم نے جمیعت علمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمان سے طویل ملاقات کی۔ وزیر اعظم نے مولانا کو خاص طور پر اس ملاقات کے لئے بلوایا تھا۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی اپنے مشیر کے بیٹے کو چھڑانے کے لئے خود تھانے پہنچ گئے اور موقع پر ایس ایچ او کو معطل کر دیا۔ صوبائی مشیر چوہدری نذر عباس بھٹی کا بیٹا مبشر بھٹی اپنے اہل خانہ کے ساتھ پجارو میں گزر رہا تھا کہ جنوبی چھاؤنی پولیس ضروری کاغذات پاس ہونے کا باوجود اسے تھانے لے گئی۔ اور گاڑی سمیت بند کر دیا۔ تاہم ان کے اہل خانہ کو گھر جانے کی اجازت دے دی گئی۔ واقعہ کا علم ہونے پر صوبائی مشیر چوہدری نذر عباس وزیر اعلیٰ ہاؤس گئے اور انہیں صورت حال سے آگاہ کیا۔ جس پر وزیر اعلیٰ ڈی آئی جی اور ایس ایس پی کو ساتھ لے کر تھانے گئے وزیر اعلیٰ کے حکم پر محبوس اور ان کی گاڑی کو رہائی ملی اور ایس ایچ او سب انسپکٹر سرور اعوان کو معطل کر دیا۔

○ جنوبی چھاؤنی پولیس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ انہوں نے ڈی آئی جی کے حکم پر "ایم پی اے" اور سبز نمبر پلیٹ والی گاڑیوں کی چیکنگ کے لئے ناکہ بندی کر رکھی تھی۔

○ مرتضیٰ بھٹو گروپ کا ایک رہنما سندھ اسمبلی اور سیکرٹریٹ سمیت کئی بم دھماکوں کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ ملزم نے اپنے جرائم کا اعتراف کر لیا ہے۔ اس نے سپیشل کورٹ کے جج علی شیر جونیجو اور دو سب انسپکٹروں کو بھی قتل کرنے کا اعتراف کر لیا ہے۔ بھارت سے تربیت یافتہ اس دہشت گرد نے کہا کہ اس نے ہزاروں نوجوانوں کو تخریب کاری کی تربیت دی ہے۔

○ ایم پی اے کے بیٹے کو چھڑانے کے لئے خود تھانہ جانے پر وزیر اعلیٰ پنجاب کے خلاف قرارداد کی اجازت نہ ملنے پر پنجاب اسمبلی کی اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی۔ اپوزیشن نے کہا کہ پولیس نے اسے ناکے سے گاڑی بھگا کر لے جانے پر پکڑا تھا۔ وزیر اعلیٰ خود ایسا کریں گے تو صوبے کا کیا بنے گا۔ اپوزیشن نے کہا کہ تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا کسی صوبے کا وزیر اعلیٰ مجرم کو چھڑوانے کے لئے خود تھانے پہنچ جائے۔

○ اپوزیشن کے ذوالفقار کھوسہ نے کہا ہے کہ وٹو کیس کی روزانہ سماعت جاری ہے شاید اسی لئے وزیر اعلیٰ نے ارکان کو خوش رکھنے کی خاطر ایم پی اے کے بیٹے کو خود تھانے جا کر چھڑوایا ہے۔

○ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب منظور وٹو کیس میں گورنر کے وکیل مسٹر فخرالدین جی ابراہیم نے اپنے دلائل میں کہا ہے کہ وٹو کیس مفاد عامہ یا بنیادی حقوق کا کیس نہیں ایک شخص کا ذاتی مسئلہ ہے۔ اس کیس میں گورنر پر آئین کو سبوتاژ کرنے کا الزام لگایا گیا ہے وہ عزت والے ہیں۔ فوج سے آئے ہیں۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ اگر گورنر پر الزامات لگائے گئے ہیں تو کیا درخواست مسترد کر دی جائے؟ فاضل وکیل نے کہا کہ راجہ سروپ پر سازش کا الزام معمولی نہیں۔ گورنر کو فریق بنانے سے قبل ضروری تھا کہ تصدیق کر لی جاتی۔ نام نہاد دستاویز میں نہ تو گورنر کے دستخط ہیں نہ تاریخ۔ یہ دستاویزات کہاں سے لی گئی ہیں۔ یہ معاملہ بھی بڑا اہم ہے۔

○ وٹو کیس میں حکومت نے مسٹر منظور احمد وٹو کی طرف سے پیش کردہ دستاویزات جعلی قرار دے دی ہیں۔ مسٹر وٹو پر حقائق کو مسخ کرنے اور جعلی دستاویزات پیش کرنے کے الزام میں فوجداری مقدمے کے اندراج کے لئے درخواستیں ہائی کورٹ میں دائر کر دی گئی ہیں۔ ان درخواستوں کے بعد کیس نیا رخ اختیار کر گیا ہے۔ درخواستوں میں کہا گیا ہے کہ "پنجاب ٹیک اوور سٹریٹجی" کے دستاویز خود وٹو نے لکھی ہے۔ حکومت کو وٹو پر جرح کرنے کی اجازت دی جائے اور وٹو کو حکم دیا جائے کہ وہ گورنر پر الزامات ثابت کریں۔ حکومت کی استدعا پر سماعت 22 ستمبر کو ہو گی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے بتایا ہے کہ مجرموں کے مقابلے کے لئے ایک ہزار کمانڈوز پر مشتمل ایک خصوصی فورس تشکیل دی جائے گی۔ فورس کو سنگین جرائم میں ملوث سماج دشمن عناصر کے ساتھ کسی بھی ہنگامی مقابلہ کی صورت میں کام میں لایا جا سکے گا۔ غیر تربیت یافتہ پولیس اہلکاروں کا قانون شکن افراد کے ساتھ حالیہ چند مقابلوں میں بھاری جانی نقصان ہوا ہے۔ انہوں نے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک دشمن طاقتوں کے ایجنٹ وطن میں انتشار پیدا کرنے کی مذموم سازشوں میں مصروف ہیں۔ اسلام کو ناپاک عزائم کے لئے استعمال کرنے والے کسی رعایت کے مستحق نہیں۔

○ مسٹر آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ بیرون ملک جائیداد بنانے کا پروپیگنڈہ بے بنیاد ہے۔ اپوزیشن ان قیمتی فلیٹوں پر خود قبضہ کر لے میں کوئی کارروائی نہیں کروں گا۔

○ حکمران اتحاد پی ڈی ایف نے فیصلہ کیا ہے کہ پنجاب اور سرحد میں بلدیاتی الیکشن غیر جماعتی بنیادوں پر ہوں گے پیپلزپارٹی نے بالآخر اپنی حلیف جماعت مسلم لیگ (ج) کا مطالبہ تسلیم کر لیا وزیر اعظم نے ہدایت جاری کی ہے کہ حلقہ بندیوں کا کام جلد مکمل کیا جائے تاکہ اسی ماہ شیڈول کا اعلان کیا جا سکے۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ میں نے جلد بازی نہیں کی۔ میں مسٹر وٹو کے خلاف مزید چار ریفرنسز کا جائزہ لے رہا ہوں۔ انہوں نے اس الزام کو غلط قرار دیا کہ مسٹر وٹو کو ریفرنس کی نقل نہیں دی گئی۔

کامیاب مفید اور مؤثر ادویات
بیاض نور الدین کا مشہور عالم نسخہ
زدجام عشق ۳۰ گولیاں ۱۲۰ روپے
پٹھوں کی طاقت کیلئے
کایا پلٹ ۳۰ گولیاں ۶۰ روپے
کمی خون گرمی جگر مثانہ کے لئے
سپر فولادی کیپسول ۳۰ عدد ۱۱۰ روپے
قوت اور طاقت کے لئے
سفوف کیکر ۳۰ روپے
طاہر دواخانہ اقصےٰ روڈ رحمان کالونی ربوہ

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مبشر احمد
طارق مارکیٹ
4-30 تا 8-30 شام
اقصیٰ چوک ربوہ

BASHIR
GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
Ph: Shop: 211806 Res: 211883

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں۔ ہر قسم کے
ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ /10500
سپیشل ڈش 8 فٹ بمع احمدیہ ٹیلیویژن کا 12 فٹ کا رزلٹ مشاہدہ کریں
نیو محمود ٹیلیویژن
21- ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 - 7125089
7235175 - 7355422

طب یونانی میں
ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
فشار کیپسول
حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
ہنڈی بائی پاس، جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-264834
فیکس: 0431-218066

ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری کیلئے درج ذیل آسامیوں کی ضرورت ہے۔
۱- خدمت گار (OFFIC PEON)
۲- آفس ورکر (کلرک) عمر ۲۵ تا ۳۵ سال
پتہ برائے رابطہ:
پٹہ کمانی فیکٹری
گلی ۶ کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ شاہدرہ
لاہور
فون: 7932514
7932515

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ۔ کامیاب علاج
زدجام عشق | نواب شاہی
شباب آور موتی | حب نشاط
○ فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
○ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534